کر دینا درست ہے اور منکوحہ عورت کے ولی نے
حج یا عمرے کا احرام باندھنے سے حنفی مذہب مین
ولایت اس کی باطل ہوتی نہین بلکہ احرام کی حالت
مین بھی اس ولی نے نکاح اسکا کر دینا درست ہے
مسئلہ اگر کسی آزاد عورت بالغہ عاقلہ باکرہ کا
باپ یا دادا کسی شخص کے ساتھ نکاح اس عورت کا
کر دے نے چاہتا ہو اور وہ عورت دوسرے
شخص کے ساتھ نکاح کرنے چاہتی ہو اور وے دونون
شخص اس عورت کے کفو ہون تو اس عورت نے
ٹھہرائے ہوئے شخص کے ساتھ نکاح اس عورت کا
ہونا درست نہین بلکہ اس کے باپ دادے نے ٹھہرائے

ہوئے شخص کے ساتھ نکاح اس عورت کا درست ہی
اما جب وہ عورت بالغہ عاقلہ ثیبہ ہو یا باپ اور دادا کے
سوا دوسرا ولی ہو تو اس عورت کے ولی نے ٹھرائے
ہوئے شخص کے ساتھ نکاح اس عورت کا درست نہین
بلکہ اس عورت نے ٹھرایا ہوا شخص اگر اسکا کفو ہو تو اسکے
ساتھ نکاح اس عورت کا کر دینے کی ولایت وطن
کے قاضی کو ہے اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک وہ عورت آزاد بالغہ عاقلہ باکرہ یا ثیبہ اپنا نکاح
آپ یا اپنے وکیل ساتھ کرنے کو مختار ہے مسئلہ
اگر کسی عورت کے دو یا زیادہ ولی ایک درجہ مین
جمع ہون چنانچہ بھائی یا چچا وغیرہ تو ان مین سے

ایک ولی نے اس عورت کا نکاح کر دیا اور رستہ جب
ولیکن آوے اور پرہیزگار بہی ہووے اُنہین سے بڑی عمر کا ہووے
باقی ولیون کی رضامندی سے اس عورت کا نکاح کر دیوے
پھر اگر وے دونو عمر مین برابر ہون تو زیادہ علم والا
علم مین بھی برابر ہون تو زیادہ پرہیزگار باقی ولیون کی
رضامندی سے اس عورت کا نکاح کر دیوے اما اگر
سب کے سب ان تمام صفتون مین برابر ہووین اور ان
مین سے ایک نے نکاح کر دینے پر راضی نہ ہون تو قرعہ
یعنے چھٹیان ڈالکر جسکے نام کی چھٹی نکلے سو اس عورت
کا نکاح کر دیوے مگر دو یا زیادہ ولیون مین سے
ایک نے اس عورت کا نکاح ایک شخص کے ساتھ اور دوسرے

ولی نے دوسرے شخص کے ساتھ کر دیا ہو تو جو
نکاح پہلے ہوا ہو گا سو درست ہے اور بعد ہوا ہو گا سو
درست نہیں اور جب وے دونو نکاح ایک وقت مین
ہوئے ہون گے یا آگے کون سا ہوا سو معلوم نہ پڑے
تو وے دونو نکاح باطل و نادرست ہین مسئلہ
اگر کسی آزاد عورت بالغہ یا نابالغہ کا باپ یا
دادا اس عورت کا نکاح بدون رضامندی اس کے
کسی غیر کفو کے ساتھ کر دیوے تو وہ نکاح درست
نہیں اور ایک قول مین ہے کہ وہ نکاح درست ہے
لیکن وہ عورت اگر بالغہ ہے تو ترت اور نابالغہ ہو گی
تو بالغہ ہوئے پر قاضی کے حکم سے نکاح اپنا فسخ

کرنے کو مختار ہے اسیطرح اگر کسی آزاد عورت عاقلہ

بالغہ کے بھائی چچا چچیرے بھائی جیسے بہت سے

ولی ہوئے ان میں سے ایک ولی اس عورت

کی رضامندی اور اذن کے ساتھہ بدون اذن

اور رضامندی دوسرے ولیون کے نکاح اُس

عورتکا کسی غیر کفو کے ساتھہ کردیوے تو وہ نکاح درست

ہیں اور ایک قول میں ہے کہ درست ہے مگر اُن

دوسرے ولیون کو وہ نکاح فسخ کرنیکا اختیار ہے

اور اگر کسی آزاد عورتکے نزدیک کے ولی نے

اس عورتکا نکاح اس کی رضامندی کے ساتھہ کسی

غیر کفو سے کردیا ہو تو اس نکاح کو مانع ہونیکا یا فسخ

اگر نے اختیار رد ور کے ولی کو نہین مگر کسی عورت
آزاد بالغہ عاقلہ کا ولی اکیلا ہووے اس نے اس عورت
کی رضامندی اور اذن سے نکاح اس عورت کا کسی غیر
کفو کے ساتھ کر دیا ہو گا یا بہت سے ولی ہووے
ان مین سے ایک نے اس عورت کا نکاح اسکی
اور باقی ولیون کی رضامندی سے کسی غیر کفو کے
ساتھ کر دیا ہو گا تو ان دونو صورتون مین نکاح
اس عورت کا درست ہے اما جب کسی عورت آزاد
بالغہ عاقلہ کا کوئی ولی نہو اور وہ عورت قاضی کو
کہے کہ اس فلان کے ساتھ نکاح میرا کر دو اور وہ
فلان اس عورت کا کفو نہووے نکاح اسکا اس فلان

غیر کفو کے ساتھ قاضی نے کر دیا ہو تو وہ نکاح درست
نہیں ہوتا اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
مذہب میں ظاہر روایت میں یوں ہیں کہ اگر آزاد
عورت بالغہ عاقلہ کسی غیر کفو کے ساتھ نکاح
کرے تو وہ نکاح درست ہے مگر اس عورت
کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرنیکا اختیار ہے
اما جب ایک ولی اس نکاح سے راضی ہو تو اس کے
برابری والے دوسرے ولی کو یا اس کے بعد کے
دوسرے ولی کو وہ نکاح فسخ کرنیکا اختیار نہیں
اور نابالغہ عورت آزاد کا نکاح یا ناکح نابالغ ہو
اگر اسکا باپ یا دادا کسی غیر کفو کے ساتھ کر دیوے تو

وہ نکاح درست ہوتا نہین پوچھا چاہئے کہ ناکح
مے منکوحہ کا کفو ہونے کی خصلتون کا بیان چوتھے
رکن مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ ناکح
اگر عاقل و بالغ ہو تو اس نے اپنا نکاح خود آپ یا
اس کے وکیل نے نکاح اسکا قبول کرنا درست ہے
اور جب بالغ و عاقل نہوا ور نکاح اپنا خود آپ یا اپنے
وکیل کے ہاتھ قبول کرے تو وہ نکاح امام شافعی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست نہین اور امام
اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناکح نابالغ
اگر عقل والا ہو اور اپنا نکاح آپ یا اپنے وکیل کے
ہاتھ قبول کرے تو وہ نکاح اس کے ولی کی اجازت

موقوف رہتاہی یعنے وہ نکاح اگر ولی کے اذن سے
ہوا ہووے یا بعد نکاح ہونے کے ولی نے اوس کے
وہ نکاح جایز و درست رکھا ہووے تو وہ نکاح درست
ہی اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور جس وقت ناکح نابالغ
عقل والا نہ ہو یا بالغ دیوانہ ہو اور اپنا نکاح خود آپ
یا اپنے وکیل کے ہاتھہ قبول کرے تو وہ نکاح دونو
مذہب میں درست نہیں مسئلہ ناکح نابالغ
یا دیوانے کے نکاح کے ولی امام شافعی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو ہیں ایک باپ اور
دوسرا دادا اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک عورت نابالغہ یا دیوانی کا نکاح کر دیسکے

جتنے ولی ہین اتنے سب کے سب اس ناکح نابالغ
یا دیوانے کے نکاح کے ولی ہوتے ہین مگر باپ اور دادے
کر دیا ہوا نکاح لازم و ثابت ہوجاتا ہے اور باپ
او دادا کے سوا دوسرے ولی نے کر دیا ہوا نکاح
فسخ کرنے کو وہ ناکح بالغ ہوئے پر مختار ہے
مسئلہ ناکح نابالغ یا دیوانے کو کوئی عورت اسکے
ولی نے نکاح کر دینا لازم نہین مگر جب وہ دیوانہ بالغ
ہوجاوے اور اسکی رغبت و خواہش عورت کی
طرف ولی اسکا دیکھے تو اس ولی نے کوئی عورت
اس دیوانے کو کر دینا لازم ہے مسئلہ
منکوحہ آزاد بالغہ یا نابالغہ باکرہ ہو تو اس کے

باپ ہور دادا نے نکاح اسکا کر دینے کے لئے کسی
شخص کو وکیل کرنا درست ہے اما جب وہ منکوحہ
نابالغہ ہوتے ثیبہ ہوئی ہو تو اسکا نکاح کر دینے
کے لئے اس کے ہر ایک شخص کو کسی شخص کو وکیل
کرنا درست نہیں اما اسطرح وہ منکوحہ بالغہ عاقلہ
ثیبہ ہو تو اسکا نکاح کر دینے کے لئے اس کے
ولی نے بدون اذن اس کے کسی شخص کو وکیل
کرنا درست نہیں اور امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کے مذہب میں منکوحہ نابالغہ باکرہ یا ثیبہ کا
نکاح کر دینے کے لئے اس کے ہر ایک ولی نے
کسی شخص کو وکیل کرنا درست ہے اور بالغہ باکرہ

یا یتیمہ کا نکاح کر دینے کے لئے اس اذن
کے سوا اس کے ولی نے کسی شخص کو وکیل کرنا درست
نہیں اور اذن کے ساتھ درست ہے مسئلہ
ناکح بالغ و عاقل نے اپنا نکاح قبول کرنے کے لئے
کسی شخص کو وکیل کرنا درست ہے اسیطرح اگر وہ
ناکح نابالغ یا دیوانہ ہو تو نکاح اسکا قبول کرنے کے
لئے شافعی مذہب میں اس کے باپ دادا نے
اور حنفی مذہب میں اس کے باپ دادا وغیرہ ہر ایک
ولی نے کسی شخص کو وکیل کرنا درست ہے مسئلہ
نکاح کا ایجاب کرنے والا اور نکاح قبول کرنے والا جب کسی
شخص کو وکیل کرے تب شرط ہے کہ وہ وکیل ولی

ہونے کے لایق ہووے یعنے جو شرط و صفت
ولی میں ہونا ضرور ہے وہی وصف و شرط وکیل
میں بھی ہونا ضرور ہی اور امام اعظم صاحب رح کے
مذہب میں اگر وہ وکیل نابالغ عقل والا ہو تو بھی درست
ہی رکن چوتھا ناکح تو جبھا چاہئے کہ نکاح
درست اور منعقد ہونے کے لئے ناکح موجود ہونا
یعنے دنیا میں پیدا ہونا ضرور ہے مسئلہ شرط
ہی کہ وہ ناکح مسلمان ہووے کیونکہ مسلمان عورتکا
نکاح کافر و مشرک کے ساتھہ یا مرتد دین اسلام سے
پھرے ہوئے کے ساتھہ ہرگز درست نہیں اور
نکاح کے وقت مسلمان ہوا اور بعد اس کے اسلام سے

پھر جاوے یعنے کچھ کفر کے کام کرے تو نکاح اسکا باطل ہو جاتا ہے مسئلہ شرط ہے کہ وہ نکاح خاص و معین ہووے پس اگر دو یا تین یا زیادہ شخصوں کے روبرو منکوحہ کا ولی کہے زَوَّجْتُ اَحَدَ کُمْ فُلَانَۃً جو رو کر دی میں نے تم میں سے ایک کو فلانی عورت تو یہہ نکاح درست ہوتا نہیں مسئلہ نکاح قبول کرنے کے لئے خود ناکح نہووے اور دوسرا شخص اس ناکح کا وکیل یا ولی یا ولی کا وکیل نہ ہونے درمیان اس ناکح کے لئے نکاح قبول کرنے تو وہ نکاح امام شافعی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک درست نہیں

اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
ناکح نابالغ ہو تو اسکے ولی نے اور بالغ عاقل
ہو تو خود اس نے وہ نکاح جایز و درست رکھا
تو درست ہی اور رد کیا تو باطل ہی مسئلہ
ناکح منکوحہ کا کفو اور برابری ہونا حق منکوحہ کا اور حق
اس کے ولی کا ہی اور نکاح لازم و قایم ہونیکے
لئے نکاح مین کفو کا اعتبار ہی اور کفو ہونیکی
پانچ خصلتین ہین سو ان مین سے اگر ایک خصلت
مین ناکح منکوحہ کے برابر نہ ہوگا تو وہ ناکح اس منکوحہ
کا کفو ہونا نہین خصلت پہلی سلامت ہونا ہی دیوانگی
سے اور کٹ پتی اور کوڑھ کے آزار سے پس

اگر ناکح دیوانہ یا رگت پتی والا یا کوڑھ والا ہوگا
اور منکوحہ ان عیبون سے سلامت ہوگی تو وہ
ناکح اس منکوحہ کا کفو ہوتا نہین خصلت دوسری
حریت یعنی آزادی ہے پس اگر ناکح کسیکا غلام
ہوگا اور منکوحہ آزاد ہوگی یا ناکح کسیکا غلام تھا
سو آزاد ہوا ہوگا اور منکوحہ اصل سے یا باپ کے
وقت سے آزاد ہوگی تو وہ ناکح اس منکوحہ کا کفو
ہوتا نہین اما جب ناکح دادا کے وقت سے
آزاد ہوگا اور منکوحہ پردادے کے وقت سے
آزاد ہوگی تو وہ ناکح اس منکوحہ کا کفو ہوتا ہے
خصلت تیسری نسبت ہے پس جو شخص کہ عرب کا بیٹا

نہین

ناکح باپ کے وقت سے آزاد ہو اور منکوحہ دادا کے وقت سے آزاد ہوگی

نہین سو عرب کی بیٹی کا کفو ہوتا نہین اور جو شخص کہ
قریشی نہین سو قریشی کی بیٹی کا کفو نہین اور جو شخص
کہ ہاشمی اور مطلبی نہوگا سو ہاشمی اور مطلبی کی بیٹی
کا کفو نہین اور جو شخص کہ نومسلمان ہے سو لمو
مسلمان کی بیٹی کا کفو نہین ہوتا ہے اور نومسلمان
کا بیٹا نومسلمان کی پوتی کا کفو ہوتا نہین اما جب
تاکہ داداب کے وقت سے مسلمان ہے اور منکوحہ
داد کے وقت سے یا اصل سے مسلمان ہے تو وہ
تاکہ اس منکوحہ کا کفو ہوتا ہے اور جیسا عرب
مین نسب کا اعتبار ہے ویسا ہی عجم مین یعنی عرب
کے دوسرے لوگون مین بھی کفو ہونے مین ہے یا نہ ہونے

میں نسب کا اعتبار کیا جاویگا اور نسب میں
باپ دادے کا اعتبار ہے ما دادی کا اعتبار
نہیں پس اگر ناکح کا باپ آزاد ہوگا اور ما لونڈی
اور منکوحہ کے باپ دادو نو بھی آزاد ہون گے
تو وہ ناکح اس منکوحہ کا کفو ہوتا ہے ویسا ہی اگر ناکح
کا باپ قدیمی مسلمان ہوگا اور ما نو مسلمان اور
منکوحہ کے باپ دادو نو بھی قدیمی مسلمان ہون گے
تو وہ ناکح اس منکوحہ کا کفو ہوتا ہے خصلت چوتھی
پاک دامنی ہے پس اگر ناکح فاسق بدکار یعنی بے
نمازی یا شرابی یا چور یا زانی وغیرہ بدکام کرنیوالا ہووے
اور منکوحہ پاکش دامن نمازی اور نیک چال ہوگی تو

وہ ناکح اس منکوحہ کا کفو ہوتا نہین خصلت پانچوین
کسب ہے پس ناکح اگر ہلکے کسب والا ہوگا اور منکوحہ
عمدہ کسب والے کی بیٹی تو وہ ناکح اس منکوحہ کا
کفو ہوتا نہین اور ہلکا وہ کسب ہے کہ جس کے کرنیسے
آبرو گھٹے پس تو نبڑیان لگانیوالا اور پاخانہ
صاف کرنیوالا اور چرواہا جانورون کا اور حمام
کے کاربار ی وغیرہ ان جیسے ہلکے کسب والے
لوگ درزی کی بیٹی کے کفو ہوتے نہین اور
درزی سوداگر کی بیٹی کا کفو نہین اور سوداگر
عالم اور قاضی کی بیٹی کا کفو ہوتا نہین اور ہلکا کسب
ہونے مین جیسا کہ ناکح کے کسب کا اعتبار ہے

ویسا ہی اس کے باپ دادے کے کسب کا اعتبار
ہے پردادا کے کسب کا اعتبار نہین اما جس کے
باپ دادا کا کسب عمدہ ہوتے خود اس نے ملکا
کسب اختیار کیا یا اس کے باپ یا دادا کے وقت
سے ملکا کسب اس کے طرف چلا آتا ہی تو وہ
شخص ہمیشہ کے عمدہ کسب والے کی بیٹی پوتی
کا کفو ہوتا نہین اور حنفی مذہب کے علما فرماتے ہین
کہ حسیب یعنی اچھے حسب والا اچھے نسب والیکا
کفو ہوتا ہی یہان تک کہ عرب نہین سو عالم
اور فقیہ عرب کی بیٹی کا کفو ہوتا ہی اور قریشی
جو ہاشمی نہین ہی سو ہاشمی کی بیٹی کا کفو ہی اور

امام

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
کہ ہلکے کسب والون کے کسب مین تھوڑا تفاوت
ہوگا تو اس تفاوت کا اعتبار نہین پس جولاہا اور
بنجارا اور توبنڑیان لگانے والیکی بیٹی کا کفو ہے
اور رنگاری اور پاخانہ صاف کرنیوالیکی بیٹی
کا کفو ہوتا ہے اور پیتل گر اور تانبٹ اور لوہار
ایک دوسرے کی بیٹی کا کفو ہوتا ہے اور عطار
کپڑے بیچنے والے کی بیٹی کا کفو ہوتا ہے
مسئلہ اگر ناکح نے حج یا عمرے کا احرام
باندھا ہو تو نکاح اسکا کسی عورت کے ساتھ
خود اس کے ہاتھ یا اس کے وکیل کے ہاتھ درست

ہوتا نہین اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک
حج یا عمرے کے احرام والے کا نکاح درست
ہوتا ہے مگر وطی کرنا درست نہین رکن پانچوان
منکوحہ عورت بوجھا جائے کہ نکاح درست اور
منعقد ہونے کے لئے منکوحہ عورت موجود ہونا
یعنے دنیا مین پیدا ہونا ضرور ہے مسئلہ
شرط ہے کہ منکوحہ عورت کسی دوسرے شخص کے
نکاح مین یا عدت مین نہووے کیونکہ جو عورت
کسی ایک کے نکاح مین یا عدت مین ہو تو نکاح
اسکا دوسرے شخص کے ساتھ درست ہوتا نہین
اما جس شخص کی عدت مین ہے اور اسنے اوسے

تین طلاق سے کم دوسری طلاق بائن دی ہو گی
تو نکاح اسکا اس عورت کے ساتھ درست ہے اور
شرط ہے کہ منکوحہ عورت مسلمان ہووے کیونکہ مشرکہ
یعنی ہندوانی بت پرست اور پارسن آتش پرست
اور مرتدہ دین اسلام سے پھری ہوئی عورت کے
ساتھ نکاح مسلمان کا درست نہیں اور بعد اسلام
کے دین اسلام سے پھر گئی ہوگی یعنی کفر کے کام کئے
ہونگے تو نکاح اسکا باطل ہو جاتا ہے اور شرط
ہے کہ نکاح وہ منکوحہ خاص اور معین ہووے سو اگر باپ
اس منکوحہ کا کہے یَا فُلَانُ زَوَّجْتُكَ وَاَ
نْكَحْتُكَ اِحْدیٰ بَنَاتِیْ ای فلانے جو رو کری

ہین سے اور نکاح کردی ہین سے تجھکو میرے
بیٹیون مین سے ایک بیٹی تو وہ نکاح درست نہین
اور شرط ہی کہ وہ منکوحہ حج یا عمرے کا احرام باندھی
نہ ہووے کیونکہ حج یا عمرے کا احرام باندھی ہوئی کا
نکاح درست ہوتا نہین اور امام اعظم صاحب رحمتہ
اللہ علیہ کے نزدیک احرام والی کا نکاح درست ہے
مسئلہ ناکح نے اپنی نسبی سگاوت والی اور
سببی سگاوت والی اور رضاعی یعنے دودھ کی
سگاوت والی عورتون مین سے جن عورتون کے
ساتھ نکاح کرنا حرام و نادرست ہی ان مین سے
وہ منکوحہ نہ ہونا شرط ہی پس ناکح نے اپنی نسبی

سگاوت والی اور نسبی سگاوت والی اور رضاعی
سگاوت والی عورتون مین سے جن عورتون کے
ساتھہ نکاح کرنا حرام و نا درست سو تین قسم کی
عورتین ہین قسم پہلی اپنی نسبی سگاوت والی
عورتین پوچھا چاہئے کہ نسبی سگاوت والی عورتون
مین سے جن عورتون کے ساتھہ نکاح اپنا حرام و نا درست
ہے سو سات طرح کی عورتین ہین طرح پہلی
اپنی نسبی ما اور نسبی نانی اور نسبی دادی ان عورتون
کے ساتھہ نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نا درست ہے طرح دوسری
اپنی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی ان عورتون
کے ساتھہ نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نا درست ہے طرح تیسری

اپنی نسبی سگی بہن اور نسبی سوتیلی بہن اور نسبی متری بہن ان عورتون کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام وناد رست ہے طرح چوتھی اپنی نسبی سگی پھوپی اور نسبی سوتیلی پھوپی اور نسبی متری پھوپی ان عورتون کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام وناد رست ہے اسیطرح اپنے نسبی باپ ما دادا دادی نانا نانی کی پھوپیون کے ساتھ بھی نکاح اپنا ھرگز درست نہین طرح پانچوین اپنی نسبی سگی خالہ اور نسبی سوتیلی خالہ اور نسبی متری خالہ ان عورتون کے ساتھ نکاح اپنا ہمیشہ حرام وناد رست ھے اسیطرح اپنی نسبی باپ ما دادا دادی نانا نانی خالاؤن کے ساتھ بھی نکاح

اپنا ہرگز درست نہین طرح چھٹی اپنے نسبی سگے
بھائی کی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی اور اپنے
نسبی سوتیلی بھائی کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور
نسبی نواسی اور اپنے نسبی مترے بھائی کی نسبی
نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی ان عورتون
کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہے
طرح ساتوین اپنی نسبی سگی بہن کی نسبی بیٹی اور نسبی
پوتی اور نسبی نواسی اور اپنی نسبی سوتیلی بہن کی نسبی
بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی اور اپنی نسبی
متری بہن کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی
ان عورتون کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست

بوجھا چاھئے کہ زنا کے نطفے سے دونو مذہب
مین نسب ثابت ہوتا نہین اما جو عورت کہ اپنے
زنا کے نطفے سے یا اپنے بیٹے پوتے نواسون
کے زنا کے نطفے سے یا اپنے باپ دادا نانا کے
زنا کے نطفے سے پیدا ہو کر فقط زنا کی لگاوت
اپنے ساتھ یا اپنے بیٹے پوتے نواسے باپ دادا
نانا کے ساتھ رکھتی ہوگی اس عورت کے ساتھ شافعیون
کے نزدیک نکاح اپنا درست ہے اور حنفیون کے
نزدیک درست نہین قسم دوسری
اپنی سببی لگاوت والی عورتین بوجھا چاھئے کہ
اپنی سببی لگاوت والی عورتون مین سے جن عورتون کے

ساتھہ نکاح اپنا حرام و نادرست ہے سو پانچ طرحکی

عورتین ہین طرح پہلی پہلے اپنے نسبی

باپ اور دادا اور نانا کے نکاح صحیح مین آئی ہوئی ❖

عورتین اگرچہ وے اپنی ما یا دادی یا نانی ہنوں

اور باپ دادا نانا نے اُن کے ساتھہ وطی کی ہو

یا نہ کی ہو ان عورتون کے ساتھہ بھی نکاح اپنا ہرگز درست

ہنین اور باپ دادا نانا نے شبہے سے یا نکاح فاسد

یا خرید لیکر وطی کئی ہوئی عورتون کے ساتھہ بھی اپنا

نکاح ہمیشہ حرام ہے اگر اپنے نسبی باپ دادا نانا

نے زنا سے وطی کئی ہوئی عورتون کے ساتھہ

یا اُن مین سے کسی ایک نے وطی کرنیکی رغبت یعنی

شہوت اور تندی سے بوسہ دی ہوئی عورتوں کے
ساتھہ یا شہوت سے مس وغیرہ کی ہوئی یا اندر
کی شرمگاہ کے طرح نظر کئی ہوئی یا ان جیسے دوسرے
کام شہوت سے کئی ہوئی عورتوں کے ساتھہ شافعیوں
کے نزدیک نکاح اپنا درست ہے اور حنفیوں کے نزدیک
درست نہیں طرح دوسری اپنے نکاح صحیح
مین آئی عورت کی نسبی ما اور نسبی دادی اور نسبی
نانی یا نکاح فاسد سے یا شبہ سے یا خرید لیکر
وطی کئی ہوئی عورت کی نسبی ما اور نسبی دادی
اور نسبی نانی ان عورتوں کے ساتھہ بھی نکاح
اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہے اور اپنی زنا سے وطی کئی

ہوئی اور شہوت سے مس وغیرہ کی ہوئی عورت کی
ما اور نانی اور دادی کے ساتھ نکاح اپنا شافعی
مذہب میں درست ہے اور حنفی مذہب میں درست
نہیں طرح تیسری جس عورت کے ساتھ نکاح
سے یا شبہ سے یا خرید لیکر اپنی وطی ہوئی ہووے
اس عورت کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی
نواسی ان عورتوں کے ساتھ نکاح اپنا حرام و نا
درست ہے اور اپنی زنا سے وطی کی ہوئی اور شہوت
سے مس وغیرہ کی ہوئی عورت کی بیٹی پوتی نواسی
کے ساتھ نکاح اپنا امام شافعی صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم صاحب رح

کے نزدیک درست نہین طرح چوتھی اپنے
نسبی بیٹے کے یا نسبی پوتے کے یا نسبی نواسے
کے نکاح صحیح مین کوئی وقت آئی ہوئی عورت یا انھون
نے نکاح فاسد سے یا شبہ سے یا خرید لیکر کوئی
وقت وطی کی ہوئی عورت ان عورتون کے ساتھ نکاح
اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہے اور انھون نے
زنا سے وطی کئی ہوئی یا شہوت سے لمس وغیرہ کئی
ہوئی عورت تو اُکے ساتھ نکاح اپنا شافعی مذہب مین درست
ہے اور حنفی مذہب مین درست نہین طرح پانچوین
جو عورت کہ اپنے نکاح صحیح مین ہے اور اس کے ساتھ
اپنی وطی نہین ہوئی ہے سو عورت جب تک کہ اپنے نکاح

ہین ہے تب تک اس عورت کی نسبی بیٹی اور نسبی
پوتی اور نسبی نواسی کے ساتھہ نکاح اپنا حرام ہے
و نادرست ہے اور جب وہ عورت وطی کئی جائے کے
آگے اپنے نکاح سے دور ہو جاوے یا مر جاوے
تب اسکی بیٹی پوتی نواسی کے ساتھہ نکاح اپنا درست
ہے اور جو عورت کہ اپنے نکاح مین ہے اس عورت
کے ساتھہ اپنی وطی ہوئی ہووے یا نہ ہوئی ہووے
وہ عورت جب تک اپنے نکاح مین ہے تب تک
اس عورت کی نسبی سگی بہن اور نسبی سوتیلی بہن
اور نسبی متری بہن اور نسبی سگی پھوپی اور نسبی
سوتیلی پھوپی اور نسبی متری پھوپی اور نسبی سگی خالہ اور

نسبی سوتیلی خالہ اور نسبی متری خالہ اور اس
عورت کے نسبی باپ اور ما اور دادا اور دادی
اور نانی کی نسبی سگی پھوپی اور نسبی سوتیلی پھوپی اور
نسبی متری پھوپی اور نسبی سگی خالہ اور نسبی سوتیلی خالہ
اور نسبی متری خالہ اور اس عورت کے نسبی سگے
بھائی کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی
اور اس عورت کے نسبی سوتیلے بھائی کی نسبی بیٹی اور نسبی
پوتی اور نسبی نواسی اور اس عورت کے نسبی متری
بھائی کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی اور
اس عورت کے سگی بہن کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی
اور نسبی نواسی اور اس عورت کی نسبی سوتیلی بہن کی

نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی اور اس
عورت کی نسبی بہتری بہن کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور
نسبی نواسی کے ساتھہ نکاح اپنا حرام و نا درست ہے
اور جب وہ عورت وطی کئے کے بعد یا وطی کرنیکے
آگے اپنے نکاح سے دور ہو جاوے یا مر جاوے
تب اسکی بہن وغیرہ اوپر گذری ہوئین اسکی سگاوت والی
عورتون مین سے کسی ایک عورت کے ساتھہ نکاح
اپنا درست ہے قسم تیسری اپنی رضاعی
سگاوت والی یعنی دود کی سگاوت والی عورتین
تو جہا چاہئے کہ اپنی عمر دو برس کو پہنچی نہین تھی اسوقت
کسی عورت کا دود پانچ مرتبہ پینے مین آیا ہوگا تو اپنے

تو اپنے درمیان اور اس عورت کے درمیان ملا
حرمت رضاع کی یعنی حکم دود کی سگاوت کا ثابت
ہو جاتا ہی اور امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ علیہ
کے مذہب مین پانچ مرتبہ دود پینا ضرور نہین
بلکہ ایک مرتبہ پیا تو بھی حکم دود کا ثابت ہوتا ہی
اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اڑھائی
برسکی عمر کے اندر اور امام ابو یوسف اور امام محمد رح
کے نزدیک دو برسکی عمر کے اندر دود پینے سے حکم
دود پینیکا ثابت ہو جاتا ہی اور فتوی دو ہی برسکی
مدت پر ہی تو جھا چاہیئے کہ اپنے کو دود پلانی عورت
اپنی رضاعی ما ہوتی اور اپنی رضاعی ما کا نسبی باپ

اوپر رضاعی باپ اور اپنی نسبی ما کا رضاعی باپ
اپنا رضاعی نانا ہوتا ہی اور اپنی رضاعی ما کی
نسبی ما اور رضاعی ما اور اپنی نسبی ما کی رضاعی
اپنی رضاعی نانی ہوتی ہی اور اپنی رضاعی ما کا جرد
کہ جس کے طرف سے اس کو دودہ پیدا ہوا تھا سو آپنا
اپنا رضاعی باپ ہوتا ہی اور اپنے رضاعی باپکا
نسبی باپ اور رضاعی باپ اور اپنے نصبی باپکا
رضاعی باپ آپنا رضاعی دادا ہوتا ہی اور اپنے
رضاعی باپکی نسبی ما اور رضاعی ما اور اپنے نسبی
باپ کی رضاعی ما اپنی رضاعی دادی ہوتی ہی اور
اپنی جورو نے اپنا دودہ جسکو پلایا ہی سو اپنا رضاعی

بیٹا یا رضاعی بیٹی ہے اور اپنے رضاعی بیٹے
کی نسبی بیٹی اور رضاعی بیٹی اور اپنے نسبی
بیٹے کی رضاعی بیٹی اپنی رضاعی پوتی ہے اور اپنی
رضاعی بیٹی کی نسبی بیٹی اور رضاعی بیٹی اور اپنی
نسبی بیٹی کی رضاعی بیٹی اپنی رضاعی نواسی ہوتی ہے
اور اپنے رضاعی باپ ماں کا نسبی بیٹا اور رضاعی
بیٹا اور اپنے نسبی باپ ماں کا رضاعی بیٹا اپنا رضاعی
سگا بھائی ہوتا ہے اور اپنے رضاعی باپ ماں کی
نسبی بیٹی اور رضاعی بیٹی اور اپنے نسبی باپ
ماں کی رضاعی بیٹی اپنی سگی بہن رضاعی ہے اور
اپنے رضاعی باپ کا نسبی بیٹا اور رضاعی بیٹا

اور

اور اپنے نسبی باپ کا رضاعی بیٹا اپنا رضاعی
سوتیلا بھائی ہوتا ہے اور اپنے رضاعی باپ کی
نسبی بیٹی اور رضاعی بیٹی اور اپنے نسبی باپ
کی رضاعی بیٹی اپنی رضاعی سوتیلی بہن ہوتی ہے اور اپنی
رضاعی ماں کا نسبی بیٹا اور رضاعی بیٹا اور اپنی نسبی
ماں کا رضاعی بیٹا اپنا رضاعی متر ابھائی ہوتا ہے اور اپنی رضاعی
ماں کی نسبی بیٹی اور رضاعی بیٹی اور اپنی نسبی ماں کی
رضاعی بیٹی اپنی رضاعی متری بہن ہوتی ہے اور اپنے
رضاعی باپ کی نسبی سگی بہن اور نسبی سوتیلی بہن اور
نسبی متری بہن اور تین طرح کی رضاعی سگی بہن اور
تین طرح کی رضاعی سوتیلی بہن اور تین طرح کی رضاعی

ستری بہن اور اپنے نسبی باپ کی تین[۱۲] طرح کی[۴]
رضاعی سگی بہن اور تین[۱۵] طرح کی رضاعی سوتیلی بہن
اور تین[۲۱] طرح کی رضاعی ستری بہن اپنی رضاعی
پھوپی ہوتی ہے اور اپنی رضاعی ما کی نسبی[۱] سگی بہن
اور[۲] نسبی سوتیلی بہن اور[۳] نسبی ستری بہن اور تین[۶] طرحکی
رضاعی سگی بہن اور تین[۹] طرح کی رضاعی سوتیلی بہن
اور تین[۱۲] طرحکی رضاعی ستری بہن اور اپنی نسبی ما کی تین[۱۴]
طرح کی رضاعی سگی بہن اور تین[۱۸] طرح کی رضاعی سوتیلی
بہن اور تین[۲۱] طرح کی رضاعی ستری بہن اپنی رضاعی
خالہ ہوتی ہے اسیطرح اپنے نسبی باپ اور ما اور
دادا اور دادی اور نانا نانی کے رضاعی اور نسبی

باپکی ایکیس طرح کی بہن اُن ہر ایک کی ایکیس طرح کی
رضاعی پھوپی ہوتی ہے اور اسیطرح اُن ہرایک کی رضاعی
اور نسبی ماکی ایکیس طرح کی بہن ان ہرایک کی
رضاعی خالہ ہوتی ہے اور اپنے رضاعی باپکے
رضاعی باپ کی نسبی سگی بہن اور سوتیلی بہن اور نسبی
ہتری بہن اور تین طرح کی رضاعی سگی بہن اور تین طرحکی
رضاعی سوتیلی اور تین طرح کی رضاعی ہتری بہن اور
اپنے رضاعی باپکے نسبی باپکی نسبی بہن اور نسبی
سوتیلی بہن اور نسبی ہتری بہن اور تین طرح کی رضاعی
سگی بہن اور تین طرح کی رضاعی سوتیلی بہن اور تین
طرح کی رضاعی ہتری بہن اپنے رضاعی باپکی رضاعی

پھوپی ہوتی ہے اسیطرح اپنے رضاعی باپ کی رضاعی
اور نسبی ماکی چوبیس طرح کی بہن اپنے رضاعی باپکی
خالہ ہوتی ہے اور اسی قیاس پر اپنی رضاعی ما
اور تین طرح کے رضاعی دادے اور تین طرح کے
رضاعی دادین اور تین طرح کے رضاعی نانا اور
تین طرح کی رضاعی نانی مین سے ہر ایک کے
رضاعی اور نسبی باپکی چوبیس طرح کی بہن ان ہر
ایک کی رضاعی پھوپی ہوتی ہے اور ان مین سے
ہر ایک کی رضاعی اور نسبی ماکی چوبیس طرح کی
بہن ان ہر ایک کی رضاعی خالہ ہوتی ہے پوچھا
چاہئے کہ جو عورت نسبی سگاوت پر سے اور سگاوتی نسبی

پر سے اپنے پر حرام ہوتی ہے سو ہی عورت رضاعی
سگاوت پر سے بھی اپنے پر حرام ہوتی ہے پس
جو عورتین کہ رضاعی علاقہ سے اپنے پر حرام ہوتی ہیں
سو بارہ طرح کی عورتین ہین طرح پہلی
اپنی رضاعی ما اور تین طرح کی رضاعی دادی اور
تین طرح کی رضاعی نانی ان عورتون کے ساتھ
نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہے طرح دوسری
اپنی رضاعی بیٹی اور تین طرح کی رضاعی پوتی
اور تین طرح کی رضاعی نواسی ان عورتون کے
ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہے
طرح تیسری اپنی تین طرح کی رضاعی سگی بہن

اور تین طرح کی رضاعی سوتیلی بہن اور تین طرح کی
رضاعی سگی بہن ان عورتون کے ساتھ نکاح اپنا
ہمیشہ حرام و نادرست ہی طرح چوتھی
اپنی ایکیس طرح کی رضاعی پھوپی اور اپنے نسبی باپ اور
ما اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی مین سے
ہر ایک کی ایکس ایکیس طرح کی رضاعی پھوپی
اور اپنے رضاعی باپ اور ما کی اور تین تین طرح کی
رضاعی دادا اور دادی اور نانا اور نانی کی
چوبیس چوبیس طرح کی رضاعی پھوپی ان عورتون
کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہی
طرح پانچوین اپنی ایکیس طرح کی رضاعی خالہ

اور اپنے نسبی باپ اور ما اور دادا اور دادی
اور نانا اور نانی مین سے ایک کی ایکیس طرح کی
رضاعی خالہ اور اپنے رضاعی باپ اور ما کی
تین طرح کے رضاعی دادا اور دادی اور نانا
اور نانی مین سے ہر ایک کی چوبیس بیس
طرح کی رضاعی خالہ ان عورتون کے ساتھ بھی
نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہے طرح چھٹھی
اپنے نسبی سگے بھائی کی رضاعی بیٹی اور تین طرح
کی رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی نواسی
اور اپنے نسبی سوتیلے بھائی کی رضاعی بیٹی اور
تین طرح کی رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی

نواسی اور اپنے نسبی سوتیلے بھائی کی رضاعی
بیٹی اور تین طرح کی رضاعی پوتی اور تین طرح
کی رضاعی نواسی اور اپنے تین بھائی کے
رضاعی سگے بھائی اور تین طرح کے رضاعی
سوتیلے بھائی اور تین طرح کے رضاعی سوتیلے
بھائی مین سے ہر ایک کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی
اور نسبی نواسی اور رضاعی بیٹی اور تین طرحکی
رضاعی پوتی اور تین طرح کے رضاعی نواسے
ان عورتون کے ساتھ بھی نکاح اپنا ھمیشہ حرام و نا
درست ہے طرح سیاتوین اپنی نسبی
سگی بہن کی رضاعی بیٹی اور تین طرح کی رضاعی

پوتی اور تین طرحکی رضاعی نواسی اور اپنی نسبی سوتیلی بہن
کی رضاعی بیٹی اور تین طرحکی رضاعی پوتی اور تین
طرحکی رضاعی نواسی اور اپنی نسبی متری بہن کی رضاعی
اور تین طرح کی رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی
نواسی اور اپنی تین طرحکی رضاعی سگی اور تین طرحکی
رضاعی سوتیلی بہن اور تین طرحکی رضاعی متری بہن
مین سے ہر ایک کی نسبی بیٹی اور نسبی پوتی اور نسبی نواسی
اور رضاعی بیٹی اور تین طرحکی رضاعی پوتی اور تین طرحکی
رضاعی نواسی ان عورتوں کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام
و نادرست ہے طرح آٹھویں اپنے رضاعی باپ
اور تین طرحکے رضاعی دادا اور تین طرح کے رضاعی

نانا مین سے کسی ایک کی نکاح صحیح مین آئی ہوئی
عورت یا انمین سے کسی ایک نے شبہ سے یا نکاح
فاسد سے خرید لیکر وطی ہوئی عورت اپنے پر ہمیشہ
حرام ہوتی ہے اور انھون نے زنا سے وطی کی ہوئی
اور شہوت سے مس وغیرہ کی ہوئی عورت کے
ساتھہ نکاح اپنا شافعی مذہب مین درست ہے
اور حنفی مذہب مین درست نہین طرح نوین
اپنے نکاح صحیح مین کسی وقت آئی ہوئی عورت کی
رضاعی ما اور تین طرح کی رضاعی دادی اور تین
طرح کی رضاعی نانی اور نکاح فاسد سے یا شبہ سے
یا خرید لیکر وطی کی ہوئی عورتکی رضاعی ما اور تین طرحکی

رضاعی دادی اور تین طرح کی رضاعی نانی ان
عورتون کے ساتھ بھی نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست
ہے اور اپنی زنا سے وطی کی ہوئی یا شہوت سے
وغیرہ مس کی ہوئی عورت کی رضاعی ما اور تین
طرح کی رضاعی دادی اور تین طرح کی رضاعی نانی
کے ساتھ نکاح اپنا شافعی مذہب مین درست ہے
اور حنفی مذہب مین درست نہین طرح دسوین جس عورت
کے ساتھ نکاح صحیح یا فاسد سے یا شبہ سے یا خرید
لیکر کوئی وقت اپنی وطی ہوئی ہوگی اُس عورت کی
رضاعی بیٹی اور تین طرح کی رضاعی پوتی اور تین
طرح کی رضاعی نواسی اِن عورتون کے ساتھ بھی

نکاح اپنا ہمیشہ حرام و نادرست ہی اور اپنے
زنا سے وطی کئی ہوئی یا شہوت سے مس وغیرہ
کئی ہوئی عورت کی رضاعی بیٹی اور تین طرح کی
رضاعی پوتی اور تین طرح کی رضاعی نواسی کے
ساتھ نکاح اپنا حنفی مذہب مین درست نہین اور
شافعی مذہب مین درست ہے طرح اگیارہوین
اپنے رضاعی بیٹے اور تین طرح کے رضاعی پوتے
اور تین طرح کے رضاعی نواسے مین سے
کسی ایک کے نکاح صحیح مین کوئی وقت آئی
ہوئی عورت کے ساتھ یا اُنھون نے نکاح فاسد
سے یا شبہ یا حرام کر کوئی وقت وطی کئی ہوئی عورت کے